حضرت خواجہ سید محمد عیسیٰ قدس سرہُ العزیز

نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی محمد عیسیٰ ہے اور شجرہ نسب امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ تک ملنے کی وجہ سے آپ شرف سیادت میں بھی ممتاز ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت موضع چودھوان علاقہ گنڈہ پور تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی۔

گنڈہ پور ایک قبیلہ ہے جو بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقہ میں آباد ہے۔

تعلیم وتربیت:

آپ ظاہری و باطنی علم میں بے نظیر اور فضل وکمال میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کے مصاحب تھے ۔روزانہ ان سے شرف ملاقات نصیب ہوتا تھا اور انہی کے اشارے پر رام پور جا کر حضرت خواجہ سید محمد جمال اللہ قدس سرہ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔ عرصہ دراز تک سفر وحضر میں اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت فیض میں رہ کر تاج خلافت پایا۔ آپ اپنے شیخ کے مقرب خاص اور اس قدر منظور نظر خلیفہ اکبر تھے کہ آپ کے شیخ محترم اپنے بعض مریدوں کو باطنی تربیت وتوجہات کے لئے آپ کے حوالے کر دیتے تھے چنانچہ حضرت شاہ جمال اللہ نے اپنے مرید خاص حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی قدس سرہ کو آپ کے سپرد کر دیا اور فرمایا:

''اگرچہ اس کی بیعت میری طرف سے ہے مگر اس کی تکمیل تمہارے ذمہ ہے''

دیدار فرحت آثار:

ایک دفعہ حضرت خواجہ فیض اللہ اپنے شیخ تربیت حضرت خواجہ محمد عیسیٰ قدس سرہ کی زیارت وقدم بوسی کے لئے چودھوان شریف کی طرف عازم سفر ہوئے تو رستے میں سخت علیل ہو گئے اور حیات مستعار کی امید نہ رہی تو ایک قصبہ کی مسجد میں فروکش ہو گئے۔ آپ اضطراب و بے قراری کے عالم میں حضرت خواجہ عیسیٰ قدس سرہ کو یاد کرتے محبت کی جلوہ گری نے کمال دکھایا کہ خود حضرت خواجہ محمد عیسیٰ قدس سرہ، خواجہ فیض اللہ کی ملاقات کے لئے اپنے دولت کدہ سے روانہ ہوئے۔ عین نماز مغرب میں اسی مسجد میں نماز میں شامل ہو گئے جہاں حضرت خواجہ فیض اللہ قیام پذیر تھے۔

ادائے نماز کے بعد دریافت فرمایا یہاں ایک مسافر قیام پذیر ہے کسی کو اُس کے قیام کا پتہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایک بیمار مسافر حجرہ میں قیام پذیر ہے۔ جونہی آپ حجرہ میں داخل ہوئے تو آپ کے دیدار فرحت آثار سے حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی پر وجد طاری ہو گیا یہ حالت دیکھ کر آپ نے اپنا دست اقدس ان کے سینے پر پھیرا تو وہ فی الفور ہوش میں آ گئے۔ بیماری کی وجہ سے حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی بہت کمزور ہو گئے تھے اور کافی دنوں سے کچھ تناول نہیں فرمایا تھا اور آپ سے دریافت کیا کہ اگر کسی چیز کو دل چاہے تو کھانے کے

لئے تیار کریں۔ خواجہ تیراہی نے عرض کیا:

''جو نعمت دیدار اچانک مجھے نصیب ہوگئی ہے میرے لئے یہی کافی ہے کہ جس نے تلخیوں کو شیرینیوں میں بدل دیا ہے''

پھر آپ نے بضاعت سفر سے قدرے ہریسہ نکالا اور فرمایا یہ قدرے تھوڑا سا نوش کر لیجئے انشاءاللہ صحت عاجلہ کاملہ نصیب ہوگی۔ جب خواجہ تیراہی نے بطور تبرک تعمیل ارشاد کرتے ہوئے دو چار لقمے تناول فرمائے تو فی الفور تمام حجابات اُٹھ گئے۔ بعدازاں مزید بھوک محسوس ہوئی تو بقیہ تمام ہریسہ تناول فرمالیا پھر صبح تک آرام سے سوئے رہے۔ دوسرے روز جب بیدار ہوئے تو مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے تھے۔

خواجہ تیراہی عرض گزار ہوئے آقا آپ کو میری علالت کا کیسے علم ہوا؟ فرمایا کئی روز مجھ پر اضطرابی کیفیت طاری تھی اس لئے تمہاری طرف روانہ ہوگیا تو اللہ نے تمہارے پاس پہنچا دیا۔ چند ایک یوم کے بعد حضرت خواجہ سید محمد عیسیٰ اور حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی قدس سرہ، حضرت خواجہ جمال اللہ قدس سرہ سے ملاقات کے لئے رام پور روانہ ہوگئے۔

خاک شفاء:

حضرت خواجہ فیض اللہ ہر سال تیزئی شریف (تیراہ) سے چودھوان شریف حاضر ہوا کرتے تھے لیکن ایک دفعہ سخت علالت کی وجہ اپنے مرشد گرامی کی خدمت اقدس میں حاضر نہ ہو سکے تو اپنے ساتھیوں کے ذریعے دست بستہ سلام و پیغام عرض کیا:

''آپ کا غلام بے دام آپ کے دیدار کا بے حد مشتاق ہے مگر بوجہ علالت مجبور و معذور ہے محروم نہ فرمایا جائے''

ساتھیوں سے یہ بھی کہا کہ واپسی پر حضرت خواجہ قدس سرہ کے مبارک قدموں کے نیچے سے خاک پاک اٹھاتے لانا جو میرے لئے تریاق ہے۔ بقول شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ:

اگر بوسہ بر خاک مرداں زنی
بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کسانیکہ پوشیدہ چشم دل انند
ہمانا کہ زیں توطیا غافل انند

جب آپ کے ساتھی بیس روز کی مسافت کے بعد چودھوان شریف پہنچے تو آپ نے دریافت فرمایا: فیض اللہ دیوانہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا خیریت تو ہے؟ تو دوستوں نے عرض کی....... آپ کا دیوانہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور بیماری کی وجہ سے اس سال زیارت کے لئے حاضر نہیں ہو سکا لیکن زیارت سے مشرف ہونے کی آرزو رکھتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا میرے دیوانے کو سلام و دعا کے بعد کہنا فقیر خود اس کے پاس پہنچ کر ملاقات کرے گا۔ ساتھیوں نے حسب وعدہ ان کے لئے قدرے خاکِ پاؤں مبارک لی اور وطن واپس آ کر خواجہ تیراہی کو آپ کی آمد کی خوشخبری سنائی۔

خواجہ تیراہی نے دوستوں سے اپنی امانت طلب کی اور خاکِ پاؤں مبارک لے کر پانی میں حل کر کے نوش جاں کر لی تو شیخ کامل کی محبت و خوش اعتقادی کے باعث دو تین روز میں صحت یاب ہوگئے۔

میرے خضر تو آپ ہی ہیں:

ایک دفعہ خواجہ تیراہی قدس سرہ نے آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ مجھے ایک دوست کی بہت یاد آتی ہے جو زمانہ طالب علمی میں میرا ہم سفر رہا ہے ان کا نام ''حضرت جی'' ہے میں چاہتا ہوں کہ میری ان سے ملاقات ہو جائے۔ وہ سات سال تک مکتب میں میرے ساتھ رہا اور اس کی ذات سے مجھے بے شمار دینی و دنیوی فوائد حاصل ہوئے۔ آپ نے فرمایا میرے ساتھ اس وادی میں چلو......

وادی میں پہنچ کر مراقب ہو گئے تو اچانک دیکھا کہ دور سے دو آدمی چلے آ رہے قریب پہنچ کر اُنہوں نے سلام فرمایا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر نہایت ادب سے مصافحہ فرمایا...ان دونوں میں سے ایک حضرت جی تھے خواجہ تیراہی ان سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ آپ قدس سرہ نے فرمایا: اے دیوانے !!! کیا تو نہیں جانتا یہ دوسرا شخص کون ہے؟ عرض کی ! حضور میں نہیں جانتا۔

فرمایا یہ دوسرے شخص حضرت خضر علیہ السلام ہیں اگر کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو..........عرض کی حضرت ! **''میرے خضر تو آپ ہی ہیں مجھے جو کچھ بھی لینا ہے آپ ہی سے لینا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام بھی مجھے آپ ہی کی برکت سے ملے''۔**

باقیات صالحات:

آپ کے تین فرزند تھے....اول حضرت خواجہ پیر محمد.....دوم حضرت خواجہ جان محمد....سوم حضرت خواجہ علی محمد

حضرت خواجہ جان محمد اور خواجہ علی محمد کو آپ نے حضرت خواجہ تیراہی کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت و تکمیل سلوک کی وصیت فرمائی چنانچہ دونوں صاحبزادگان چھ ماہ تیزئی شریف (تیراہ) میں اکتساب فیض کرتے رہے۔ مراحل سلوک طے کروانے کے بعد حضرت تیراہی قدس سرہ نے دونوں صاحبزادوں کو وطن واپس بھیج دیا حضرت خواجہ جان محمد رحمتہ اللہ علیہ آپ کے جانشین منتخب ہوئے۔

وصال:

آپ کا وصال باکمال ۷ ذی الحج ۱۲۲۰ھ کو ہوا۔ آپ کا مرقد انوار چودھوان شریف میں ہے۔